الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کیا نوافل اشراق پڑھنا بدعت ہے

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز (مدینہ المرشد) کراچی

فون نمبر: 2446818

فون نمبر موبائل: 0300 - 8271889

فون: 2316838 - 0300-8229655

کتاب کا نام

کیا نوافل اشراق پڑھنا بدعت ھے

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اھتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

پیشکش

محمد ندیم رضا عطاری

اشاعت

ربیع اوّل 1424ھ مئی 2003ء

صفحات

32

قیمت

22روپے

کمپوزنگ

الریحان گرافکس

فون:2316838 فون موبائل: (0320-5028160)

پروف ریڈنگ

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

فون موبائل:(0300-2218289)

کیا نوافل اشراق پڑھنا بدعت ھے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللّٰہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ لاسیما محمد المصطفیٰ وعلی آلہ التقی واصحابہ النقی۔

اما بعد! بعض لوگ بدعت کے فتوے لگانے کے شوقین ہوتے ہیں انہیں اکثر نیک اعمال بدعت نظر آتے ہیں اگر چہ ان اعمال کا ثبوت قرآن واحادیث سے بھی ہو لیکن انہیں کسی طرح کا کوئی سہارا چاہیے خواہ وہ کسی کا قول ہو۔ پھر نہ قرآن کی حاجت نہ حدیث کی ضرورت بلکہ ان میں من مانی تاویلات۔

کچھ یہی حال نوافل اشراق پر گذرا ہے کہ جو جملہ اولیائے کرام کا محبوب معمول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر تا حال اس پر عمل جاری وساری ہے بلکہ خود حضور سرور عالم ﷺ نے بھی ان نوافل کو نوازا ہے اور اس کی بہت فضیلتیں ارشاد فرمائی ہیں بلکہ اس کی ادائیگی کا ثواب عمرہ وحج کے برابر فرمایا ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "غریبوں کا حج"۔

لطیفہ

بعض لوگ دوسروں سے حج وعمرہ ودیگر نیکیوں کے متعلق تعداد کی معلومات کے شوقین ہوتے ہیں اسی قسم کے ایک شوقین نے مجھ سے بھی پوچھا کہ کتنے عمرے کئے ہیں۔ میں نے کہا میں بعد نماز صبح روزانہ عمرہ کرتا ہوں اور سن شعور سے تا حال یہ سعادت اکثر نصیب ہوتی ہے۔ حیران ہو کر فرمایا آپ مذاق تو نہیں کر رہے، میں نے کہا یہ حقیقت ہے۔ اس نے کہا وہ کیسے۔ میں نے کہا فقیر بچپن سے ہی نوافلِ اشراق کا عادی ہے اور حدیث شریف میں اشراق کے نوافل کو حج وعمرہ کے ثواب کا شرف حاصل ہے اس کی تفصیل آتی ہے۔

اشراق بدعت کیسے

نماز اشراق کو ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کسی وجہ سے بدعت کہہ دیا چنانچہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا کہ: **وفی صحیح مسلم عن مجاہد قال دخلت المسجد انا وعروہ بن الزبیر فاذ اء عبداللّٰہ بن عمر جالس والناس یصلون الضحیٰ فی المسجد فسالناہ عن صلوتھم فقال بدعۃ** (الحاوی للفتاوی السیوطی صفحہ ۳۷ جلد ۱)

ترجمہ: امام مجاہد فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ مسجد میں

داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مسجد میں پہلے سے موجود تھے۔ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد میں نماز اشراق (باجماعت) پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس نماز کا پوچھا کہ اس کا ایسے پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بدعت ہے۔

لطیفہ

اس نماز اشراق کو بدعت کہنے کے جوابات تو آئیں گے ان شاء اللہ۔ لیکن ایک انکشاف بطور لطیفہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ ہمارے دور میں کئی فرقے بدعت کے ایسے عاشق ہیں کہ جہاں اس لفظ کو دیکھ لیں تو بغلیں بجاتے ہوئے پکار اٹھتے ہیں، لو جی دیکھو سنی لوگ جس عمل کے عادی ہیں حالانکہ یہ تو بدعت ہے دیکھئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی بدعت فرما دیا ہے۔

یا عمداً دین دشمنی ورنہ مطلق بدعت کہنے سے بدعت سیئہ مراد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بدعت حسنہ، مباح وغیرہ وغیرہ بھی مراد ہوتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی "کتاب بدعت ہی بدعت"۔

صحابہ کرام کے بدعت کہنے کے وجوہ

چونکہ یہ حضرات حضور سرور عالم ﷺ کے براہ راست فیض یافتہ تھے اسی لئے ان کے سامنے جو عمل بھی حضور نبی پاک ﷺ کے خلاف نظر آئے گا وہ لازماً اسے بدعت کہیں گے کیونکہ وہ ایک ایسا نیا عمل ہے جو حضور نبی پاک ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہ تھا اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ عمل حرام وناجائز ہے بلکہ اگر وہ عین اصولِ اسلام ہے تو جائز ہے ورنہ ناقابل عمل۔

مخالفین کی بُری عادت

مخالفین کی یہ بہت بڑی بُری عادت ہے کہ نفس عمل کو نیا دیکھ کر بدعت سیئہ کہہ دیں گے یہ نہ دیکھیں گے کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے بدعت کہا ہے تو کیوں، مثلاً اسی نماز اشراق کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بدعت کہنا نفس عمل اشراق کو نہیں بلکہ لوگوں کے ایک غلط طریقہ کی وجہ سے تھا چنانچہ یہی حضرت امام سیوطی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اشراق کو بدعت کہنے کی وجہ اسی الحاوی الفتاوی (صفحہ ۳۷ جلد ۱) میں لکھتے ہیں کہ: **قال القاضی عیاض والنووی کلا ما فی شرح مسلم، مرادہ ان اظہار ھا فی المسجد بدعۃ والا جتماع لھا ھو**

البدعة لاان اصل صلاة الضحیٰ بدعة۔

ان کی مراد یہ ہے کہ اشراق مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا بدعت ہے نہ یہ کہ اصل عمل یعنی اشراق بدعت ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

یہی حال محافل میلاد شریف ونعت خوانی اور اعراس اولیاء و گیارہویں کا ہے کہ ان کا اصل احادیث سے ثابت ہے۔

اور طریقے بدعت ہیں اور اسلام کے مسائل میں طریقے بدلتے رہتے ہیں اور یہ تقریباً اسلام کے اکثر مسائل میں ہے مثلاً قرآن موجودہ صورت میں اور مساجد کی ہیات کذائیہ وغیرہ وغیرہ۔

قاعدہ

کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا کسی عمل کو بدعت کہنا حق ہے لیکن اسے بدعت سیئہ کہنا دین میں تحریف ہے بلکہ بہت سے مسائل ہیں جنہیں صحابہ میں بعض نے بدعت تو کہا لیکن جمہور صحابہ وامت کے علماء کرام نے اسے بجائے بدعت سیئہ کہنے کے اسے بدعت مستحسنہ سمجھ کر عملدر آمد فرمایا مثلاً اسی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تثویب (یعنی اذان کے دوبار نماز کی اطلاع مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا یا الصلوٰۃ الصلوٰۃ وغیرہ) کو بدعت کہا بلکہ اس مسجد میں نماز بھی نہیں پڑھتے جس میں تثویب کہی جاتی لیکن چونکہ یہ جمہور نے ان کے اس ارشاد پر عمل نہیں کیا بلکہ تثویب کو بدعت مستحسنہ سمجھ کر جاری رکھا بلکہ کتب فقہ میں اس کا ایک مستقل باب ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''تثویب کا ثبوت''۔

سوال: تم تو کہتے ہو کہ یہ نماز اشراق احادیث صحیحہ سے ثابت ہے بلکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ اسے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی ہے حالانکہ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک مجہول الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ بدعت ہے چنانچہ فرمایا:

عن ابی امامه بن سهل بن حنيف قال اول من صلى الضحى رجل من اصحاب النبی ﷺ يقال له ذوالزوائد ويقظ الطبرانی يكنى بابی الزوائد۔ (الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۳۷ جلد ا)

حضرت ابوامامہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے نماز اشراق نبی پاک ﷺ کے ایک صحابی نے شروع کی جنہیں زوائد کہا جاتا اور طبرانی میں ہے کہ ان کی کنیت ابو الزوائد ہے۔ اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ بدعت ایک مجہول الاسم صحابی کی نکالی ہوئی ہے اور وہ بدعت ہوئی اسی لئے اس کا پڑھنا بدعت ہوا۔

جواب ۱: صحابی رضی اللہ عنہ جو عمل ایجاد کر رہا ہے اسے حرام تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ حضور نبی پاک ﷺ نے جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے فرمایا ہے ''**کلهم عدول**'' اور فرمایا، **اصحابی کالنجوم بایهم اقتديتم اهديتم**، میرا ہر صحابی ستارۂ ہدایت ہے جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

جواب ۲: صحابی جس کام کی ایجاد کر رہا ہے اس نے یا تو حضور ﷺ کو دیکھا ہوگا یا اس کا اپنا اجتہاد ہے۔ پہلی بات تو واضح ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اسے پڑھا تھا اسی لئے یہ نماز بدعت نہ ہوئی لیکن یہ بات ایک اعتبار سے ثابت ہوتی ہے کہ یہ ان صحابی رضی اللہ عنہ کا اجتہاد بایں معنی ہے کہ انہوں نے نماز اشراق کو باجماعت پڑھنے پڑھانے کا فیصلہ فرمایا لیکن ان کا یہ عقیدہ جمہور صحابہ واجماع کے خلاف ہے کہ نوافل جماعت سے پڑھی جائیں۔

فائدہ: اس مجہول الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اشراق نوافل کو باجماعت پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۳۷ جلد ا میں ہے۔

وقد تاولوا هذا لاثر على انه اول صلاها فی المسجد جماعة كما تصلی التراويح۔ اس اثر یعنی اجتہاد صحابی رضی اللہ عنہ کی یہ تاویل بیان کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے اشراق باجماعت مسجد میں تراویح کی طرح پڑھنے کا عمل سب سے پہلے اس مجہول الاسم صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

فائدہ: مجہول الاسم صحابی کا بعض نے کہا کہ وہ جہنی ہیں رضی اللہ عنہ۔ طبرانی نے کہا کہ اسے ذوالاصابع کہا جاتا لیکن ابن حجر رحمہ اللہ نے الاصابہ میں فرمایا کہ ذوالاصابع (انگلیوں والا) یہ اور ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

جیسے فقیر نے پہلے قاعدہ عرض کیا ہے کہ وہ کام جو صحابی رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے جاری فرمائے اگر جمہور قبول کرلے تو وہ بدعت سیئہ میں داخل نہ ہوگا بلکہ بدعت مستحسنہ ہے۔ ورنہ وہ عمل صرف اس مجتہد تک محدود ہوگا۔

انتباہ: ٹیڈی مجتہدین اس قسم کے اقوال سے فائدہ اٹھا کر عوام کو بہکاتے ہیں ہم انہیں درخواست کرتے ہیں کہ جمہور سے ہٹ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناؤ گے تو دنیا میں تو واہ واہ ہو جائیگی لیکن آخرت میں سخت سزا پاؤ گے۔

سوال: احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے نماز اشراق نہیں پڑھی۔

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت مارأیت النبی ﷺ یسبح سبحة الضحی وانی لا سبحها ۔ (رواہ البخاری)
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو نوافل اشراق پڑھتے نہیں دیکھا لیکن میں خود پڑھتی ہوں۔

(۲) عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
قلت عائشة رضی اللہ عنہا کان النبی ﷺ یصلی الضحی قالت لاالا ان یجئی من المغیب ۔ (رواہ مسلم)
میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہا کیا نبی پاک ﷺ نے نماز اشراق پڑھی۔ تو بی بی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں ہاں جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پڑھ لیتے تھے۔

جواب: احادیث مذکورہ میں نوافل اشراق کی نفی ہے تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ درجنوں احادیث عرض کریں گے جن میں اثبات ہے اور قاعدہ ہے دلیلِ مثبت دلیلِ منفی سے مقدم ہوتی ہے۔ (الحاوی للفتاوی صفحہ ۵۸ جلد ۱)

سوال: اگر حضور سرورِ عالم ﷺ نوافل اشراق بالالتزام پڑھتے تو گھر والوں سے آپ کا یہ عمل مخفی نہ ہوتا۔ اسی لئے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔

جواب: حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے بالالتزام کی قید لگانا علمی اور شرعی خیانت ہے کیونکہ حضور سرورِ عالم ﷺ بالالتزام جو عمل کریں وہ تو فرض ہو جاتا ہے اسی لئے آپ ﷺ نے تراویح پر التزام نہ فرمایا کہ کہیں امت پر واجب نہ ہو جائے۔ ہاں آپ ﷺ کوئی عمل گاہے گاہے فرماتے تو امت کی سہولت مدنظر ہوتی ہے تا کہ وہ عمل کم از کم مستحب رہے یہی کیفیت نوافل اشراق کی ہے۔
اور گھر والوں سے آپ ﷺ کا یہ عمل مخفی رہنا بھی بڑی بات نہیں کیونکہ آپ ﷺ کبھی سفر میں ہوتے اور حضر میں بھی یہ عمل اکثر مسجد شریف میں ہوتا اور ازواج مطہرات میں اوقات کی تقسیم دائمی تھی کبھی اس گھر میں اور کبھی اس گھر میں۔ اس معنی پر اگر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں اس کا موقعہ نہ ہوا ہو اسی لئے سیدہ رضی اللہ عنہا نہ دیکھنے کی بات فرما رہی ہیں لیکن خود پڑھتی بھی تھیں تو انہوں نے دوسروں سے آپ کا پڑھنا سنا ہوگا یا خود رسول اکرم ﷺ نے انہیں بتایا ہوگا فلہٰذا مذکورہ بالا روایات سے نوافل اشراق کی نفی نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں خود ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے نوافل اشراق پڑھی ہیں ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بکثرت روایات موجود ہیں جن میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نوافل

اشراق کا پڑھنا ثابت ہے، جنہیں فقیر آئندہ صفحات میں تصریحات سے عرض کرتا ہے۔

﴿اشراق کا ثبوت از قرآن﴾

1)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نوافل اشراق کا ثبوت مجھے قرآن مجید کی آیتِ ذیل سے ملا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یسبحن بالعشی والاشراق ۔ (پ۲۳)
رواہ سعید بن منصور فی سننه (الحاوی للفتاوی صفحہ ۵۹ جلد ۱)

2)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نوافل اشراق کا ذکر قرآن میں ہے لیکن یہ اسے معلوم ہوگا جو قرآن دانی کا ماہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمه یسبح له فیھا بالغدو والاصال (پ۸ النور ۳۶)
(اخرجہ ابن ابی شیبہ فی المصنف والبیہقی فی شعب الایمان، الحاوی صفحہ ۵۹ جلد ۱)

3)..... عون العقیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فانه کان للاوابین غفورا (پ ۱۵ اسراء ۲۵)
ترجمہ: بے شک وہ رجوع کرنے والوں کے لئے غفور ہے۔ اخرجه الاصبهانی فی الترغیب (الحاوی صفحہ ۵۹ جلد ۱)

﴿احادیث مبارکہ سے ثبوت﴾

1)..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں سوائے بی بی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے روایت نہیں کی وہ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دنوں میرے گھر تشریف لائے تو غسل فرما کر آٹھ رکعات پڑھیں میں نے اس سے بڑھ کر آپ کی ہلکی نماز کوئی نہیں دیکھی ہاں یہ کہ آپ نے رکوع وسجود مکمل طریق سے کیا۔ (رواہ الشیخان)

2)..... ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یوم فتح مکہ نبی پاک ﷺ نے آٹھ رکعات پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرا کرتے تھے۔ (ابوداؤد والبیہقی بسند صحیح)

3)..... ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں اعلیٰ مکہ کی جانب نزولِ اجلال فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا یہ نماز اشراق ہے۔ (ابن عبدالبر فی التمہید)

4)..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز

اشراق کی چار رکعات پڑھتے اور کبھی اس سے زائد بھی جو چاہتے پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

5)......ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز اشراق پڑھتیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز اشراق کی صرف چار رکعات پڑھتے دیکھا۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

6)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز اشراق چھ رکعات پڑھتے دیکھا اسی لئے میں نے بھی نماز اشراق کی چھ رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط والاصبہانی فی الترغیب)

7)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز اشراق سفر میں آٹھ رکعات پڑھتے دیکھا۔ (احمد، حاکم فی المستدرک اور اس روایت کو صحیح بتایا)

8)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نماز اشراق چھ رکعات پڑھتے تھے۔ (بخاری فی التاریخ طبرانی فی الاوسط)

9)...... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا (ابن ابی شیبہ، بخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر بسند حسن)

10)......حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ حرۃ بنی معاویہ (جگہ کا نام ہے) کی طرف تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے وہاں نماز اشراق آٹھ رکعات پڑھی اور ہر رکعت طویل تھی نماز اشراق سے فراغت کے بعد واپس تشریف لائے (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

11)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بقیع الزبیر (جگہ کا نام ہے) میں نماز اشراق آٹھ رکعات پڑھی اور فرمایا کہ یہ صلوٰۃ الترغیب والترھیب (خوف ورجاء) ہے۔ (دار قطنی فی الافراد)

12)......حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز اشراق پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نوافل اشراق پڑھے۔ (احمد)

انتباہ

اس نوافل کی جماعت کا ثبوت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ادب کے طور پیچھے ہٹ کر صحابہ کرام نے علیحدہ علیحدہ نوافل پڑھے۔

13)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نماز

اشراق پڑھتے تھے یہاں تک کہ ابوسعید خدری نے فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی اسے اتنا مسلسل بلاناغہ پڑھتے کہ ہمیں خیال گذرتا کہ آپ ﷺ اسے کبھی ترک نہ کریں گے پھر اسے اتنا عرصہ تک نہ پڑھتے یہاں تک کہ ہمیں خیال گذرتا کہ اسے پھر کبھی نہ پڑھیں گے۔ (رواہ الترمذی)

14)......حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نماز اشراق پڑھ کر فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز اشراق اس وقت پڑھی جب آپ کے سامنے ابوجہل کا اس کے قتل ہونے کے بعد اس کا سر لایا گیا اور پھر آپ ﷺ نے فتح مکہ کی خوشخبری پر نماز اشراق پڑھی۔ (البزار، ابن عدی، بیہقی فی دلائل النبوۃ)

15)......حضرت مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک موقعہ پر پانی کی قلت تھی آپ ﷺ نے وضو فرمایا ہم نے اس سے تبرکاً اپنے اوپر چھینٹے مارے۔ آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز اشراق پڑھی۔ (احمد، طبرانی)

16)......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے یوم فتح مکہ میں آٹھ رکعات پڑھی اس میں قرأت ورکوع طویل کیا۔ (البزار بسند ضعیف)

17)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے سفر وحضر میں کبھی نماز اشراق کی آٹھ رکعات ترک نہیں فرمائیں۔ (البزار بسند ضعیف)

18)......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز اشراق صرف ایک بار پڑھتے دیکھا۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

فائدہ: شاید یہ روایت ابتدائی دور کی ہو اور دوسری روایت بعد کی (واللہ تعالیٰ اعلم)

19)......سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ متعلق دن کو نوافل کا سوال ہوا تو فرمایا کہ نبی پاک ﷺ دن کو سولہ رکعات پڑھتے تھے جب سورج مطلع سے ایک نیزہ یا دو نیزہ کے برابر باہر ہوتا۔ جیسے مغرب کی جانب عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعات پڑھتے (یہ نماز اشراق ہے) پھر آپ ﷺ کہیں تشریف لے جاتے پھر آپ ﷺ سورج چڑھے چار رکعات پڑھتے اور نماز ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت پڑھتے اور نماز عصر سے چار رکعات پڑھتے۔ (رواہ سعید بن منصور فی السنن والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

20)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نماز اشراق پڑھتے تھے (احمد وابویعلیٰ بسند رجالہ ثقات)

21)......عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں

بکری پیش کی گئی اور اسی دن تھوڑا سا تھا آپ ﷺ نے گھر والوں کو فرمایا کہ اسے پکاؤ۔ صبح کے وقت اہلِ خانہ نے نمازِ اشراق پڑھی اور آپ کو ایک پیالے میں طعام پیش کیا گیا (الحدیث) (البیہقی فی دلائل النبوۃ)

22)..... قدامہ وحنظلہ (دونوں ثقہ ہیں) فرماتے ہیں کہ جب سورج مطلع سے باہر نکل کر خوب ظاہر ہو جاتا اور لوگ (صحابہ) اپنے گھروں کو چلے جاتے تو رسول اکرم ﷺ مسجد شریف میں تشریف لا کر دو یا چار رکعت (نمازِ اشراق) پڑھ کر واپس دولت کدہ کو تشریف لے جاتے (ابن مندہ وابن شاہین)

23)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ رکن یمانی کے پاس دو رکعت نمازِ اشراق پڑھتے تھے (ابن عدی) اس روایت میں نافع متروک الحدیث ہے۔

24)..... ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نمازِ اشراق پڑھتے دیکھا نماز پڑھ کر آپ ﷺ نے یہ دعا سو بار پڑھی، **رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الغفور** ۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔

انتباہ: نبی پاک ﷺ کی ایسی دعائیں تعلیمِ امت کے لئے ہوتی اس سے یہ نہ سمجھنا کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی گناہ تھا جس کی بخشش مانگتے یا اس سے توبہ کرتے۔

25)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے تم پر نہیں اور میں نمازِ اشراق پڑھنے پر مامور ہوں اور تم مامور نہیں۔ (ابن ابی حاتم)

فہرست راویانِ احادیثِ اشراق

جن لوگوں نے نمازِ اشراق کو بدعت کہا انہوں نے اپنا انجام برباد کیا اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے خود بھی پڑھی ہے اور اس کی ترغیب بھی دی ہے اور اس کے صرف ایک راوی نہیں بلکہ کثیر التعداد صحابہ راویوں نے اسے روایت کی ہے چند اسماء گرامی ملاحظہ ہوں۔

(۱) انس (۲) بریدہ (۳) جابر (۴) حذیفہ (۵) حسن بن علی (۶) زید بن ارقم (۷) عبداللہ بن ابی اوفی (۸) عبداللہ بن حراد (۹) ابن عباس (۱۰) عبداللہ ابن عمر (۱۱) ابن عمرو (۱۲) عتبہ بن عبد السلمی (۱۳) عقبہ بن عامر (۱۴) علی المرتضی (۱۵) عمر بن الخطاب (۱۶) معاذ بن انس جہنی (۱۷) نعیم بن ہمار (۱۸) نواس بن سمعان (۱۹) ابو

امامہ (۲۰) ابو الدرداء (۲۱) ابوذر (۲۲) ابو مرہ الطائفی (۲۳) ابو موسیٰ (۲۴) ابوہریرہ (۲۵) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) (الحاوی للفتاوی صفحہ ۶۲ جلد ۱)

فائدہ: ان حضرات کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نہ صرف خود نمازِ اشراق پڑھتے تھے بلکہ امت پر شفقت کرتے ہوئے انہیں اس کے پڑھنے کی ترغیب بھی دلاتے تھے وہ روایات پیش کی جاتی ہیں۔

احادیثِ ترغیب

(۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نمازِ اشراق بارہ رکعات پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا گھر بنائیگا۔ (ترمذی وابن ماجہ)

(۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مصروف رہا یہاں تک کہ سورج نے طلوع کیا پھر اس نے دو رکعت نفل (اشراق) پڑھی تو اس کے لئے کامل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اس جملہ کو آپ ﷺ نے تین بار دہرایا (اصبہانی فی للترغیب) اسے کہتے ہیں "غریبوں کا حج" تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "غریبوں کا حج"۔

(۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اشراق کی دو رکعت اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کے اعتبار سے مقبول عمرہ و مبرور حج کے برابر ہے۔ (ابو الشیخ فی الثواب)

(۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے بطور وصیت فرمایا اے انس (رضی اللہ عنہ) دو رکعت اشراق پڑھا کرو یہ اوابین (اللہ کے مقرب لوگوں) کی نماز ہے۔ (اصبہانی)

(۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نمازِ اشراق پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی دس بار پڑھی اس کے لئے **رضوان اللہ الاکبر** (اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی خوشنودی) واجب ہوگئی۔ (اصبہانی)

شرح الحدیث: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں" اور حاصلِ کلام یہ ہوا کہ نمازِ اشراق کی دو رکعتوں کا ثواب حج و عمرہ کے ثواب جیسا ہے

یعنی حج کا ثواب باجماعت نمازِ فجر پڑھنے اور عمرہ کا ثواب نمازِ اشراق پڑھنے کی وجہ سے ہے کیونکہ حج فرض اور عمرہ نفل ہوتا ہے۔ اور اگر چہ یہ حقیقت میں حج وعمرہ کے مثل نہیں کیونکہ ثواب مشقت کے اندازہ پر ہوتا ہے لیکن اُن کے مشابہ ہے اور اس میں اس قدر ثواب ہے کہ گویا وہ اُن کا عین ہے اور علماء نے اسے ناقص کو کامل کے ساتھ ملحق کرنے کے باب سے قرار دیا ہے۔'' (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۲۳)

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نماز اشراق کی فضیلت مشروط نمازِ صبح باجماعت ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جماعت مسجد میں ہو بلکہ بیرون مسجد مثلاً گھر کی جماعت کافی ہے امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا **ولو مع اهل بيته** یعنی رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نماز باجماعت سے مراد یہ ہے کہ اگر چہ اپنے گھر وغیرہ میں ہی نماز فجر باجماعت پڑھی ہو اسے بہتر یہ ہے کہ مسجد میں نماز فجر کے بعد نماز اشراق تک بیٹھا رہے اور ذکر الٰہی (درود شریف، تلاوت قرآن شریف وغیرہ وغیرہ) میں مشغول رہے۔ حضرت امام حسن بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا'' **من صلى الغداة فی مسجده ثم جلس يذكر الله الى ان مطلع الشمس** '' (غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۹۴، مراقی الفلاح صفحہ ۱۲۱)

مزید ضروری امور ان شاء اللہ تعالیٰ الغفور آخر کتاب میں مسطور ہوں گے۔

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بندۂ خدا صبح کی نماز پڑھ کر وہاں طلوعِ شمس تک بیٹھا رہے پھر دو یا چار رکعت پڑھے تو اس کے لئے اس سے یہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع کرتا ہے یعنی دنیا و مافیہا سے اشراق پڑھنا بہتر ہے۔ (اصبہانی)

(۳۲) نبی پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے انس نماز اشراق پڑھا کر و یہ ابرار لوگوں کی نماز ہے اور جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کرو اس سے تمہارے گھر میں خیر و برکت ہو گی۔ (ابو نعیم)

(۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ کا نام باب الضحٰی ہے اس میں وہی داخل ہو سکیں گے جو باقاعدہ اشراق پڑھتے ہوں گے بلکہ وہ باب الضحٰی اپنے سے داخل ہونے والوں کے اشتیاق میں ایسے روتا ہے جیسے اونٹنی بچے کے لئے۔ (رواہ ابن عساکر)

(۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس پر ہر جوڑ کے عوض صدقہ ضروری ہے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اتنا صدقہ کون کر سکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں کھنگار پڑے ہوئے کو دفنانا اور راستہ سے کوئی شے

کنکر وغیرہ ہٹانا ہی اس کا بدلہ ہے اگر یہ نہیں کر سکتے ہو تو نماز اشراق پڑھنا اسے کفالت کرے گا۔ (حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

(۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مسجد شریف میں تھے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر (رضی اللہ عنہ) تو نے اشراق پڑھی ہے۔ میں نے عرض کی نہ، آپ نے فرمایا مسجد میں جا کر اشراق پڑھو۔

(۳۶) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز اشراق کی پابندی کی تو اس پر کوئی دم حرام لازم نہ آئیگی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم میں آ گیا تو اسے چاہیے کہ وہ یہ دونوں عمل کرے اس لئے اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے کہ جس بندے کی ذمہ داری اپنے ذمۂ کرم کر دے تو پھر وہ اسے ضائع نہ کرتا ہے یعنی ضرور کرم فرماتا ہے۔ (اخرجہ بیہقی فی شعب الایمان)

(۳۷) سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہا یہاں تک کہ سورج طلوع کرے پھر وہ اشراق کی دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہے کہ اسے دوزخ میں ڈالے یا دوزخ کا اسے لقمہ بنائے (حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال والبیہقی فی شعب الایمان)

(۳۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہل قباء کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ لوگ طلوع شمس کے بعد نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اوابین (اللہ والوں) کی نماز ہے جب اونٹنیوں کے بچے دودھ چھوڑتے ہیں (ابن ابی شیبہ و مسلم)

فائدہ: جب اونٹنیوں کے بچے دودھ چھوڑیں یہ ایک کہاوت ہے۔ اہلِ عرب سخت گرمی کی مثال قائم کرتے ہیں کہ انتہائی سخت گرمی میں اونٹنیوں کے بچے بھی دودھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کل قیامت میں مزید گرمی کے باوجود نماز اشراق پڑھنے والے امن و سلامتی میں ہوں گے۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز اوابین (اللہ والوں) کی اونٹنی کے بچوں پر دھوپ پڑنے کے وقت ہے۔ (عبد بن حمید و سمویہ)

(۴۰) عبداللہ بن جرار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

منافق اشراق نہیں پڑھتا اور نہ ہی سورۃ قل یاایہا الکفرون پڑھتا ہے۔ (دیلمی)

(۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم کے روزانہ ہر جوڑ پر صدقہ فرض ہے اور ان تمام کو نماز اشراق کافی ہے (الطبرانی فی الاوسط)

(۴۲) شعبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا کہ کیا سورج کا سایہ نیچے گرا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر آپ نے اٹھ کر نوافل اشراق پڑھے۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

(۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نماز اشراق سورج کے سائے کے انقطاع کے بعد ہے۔ (سعید بن منصور)

(۴۴) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا تو مال غنیمت حاصل کر کے فوراً واپس آ گئے۔ صحابہ کرام نے کہا یہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ قریب مسافت میں جنگ کو گئے اور پھر غنیمت پا کر فوراً واپس آ گئے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو ان کے ایسے اعمال سے بہتر ہے وہ یہ کہ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف نوافل اشراق کے لئے چلے تو وہ ان لوگوں کی قرب کی جنگ اور کثرت مال غنیمت اور جلد واپسی کے اعمال سے بہتر ہے (احمد، طبرانی بسند رجال ثقات)

(۴۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق نماز اشراق کا پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ نماز اشراق پڑھتے ہیں لیکن دس دس دن چھوڑ دیتے تھے (یعنی اس پر مداومت نہیں کرتے تھے اور ناغے کرتے تو دس دس دن گذر جاتے) (سعید بن منصور) (ابن ابی شیبہ)

(۴۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو مجھے دن کے پہلے حصہ میں دو رکعت کی ضمانت دے میں تیری آخری دن کی کفایت کروں گا۔ (طبرانی)

(۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے اشراق پڑھی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر اور حضر میں نماز اگر ترک نہ کی تو اس کے لئے شہید جیسا ثواب لکھا جائے گا۔ (طبرانی بسند حسن)

(۴۸) عتبہ بن عبد السلمی اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی پھر وہاں بیٹھا رہا یہاں تک کہ دو رکعت اشراق پڑھی تو اسے حاجی اور عمرہ والے جیسا ثواب ملے گا

یعنی کامل حج اور کامل عمرہ کا ثواب پائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر بیہقی فی شعب الایمان حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

(۴۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نماز اشراق کی دو رکعت پڑھیں اور ان میں سورۃ والشمس وضحاہا اور سورۃ الضحیٰ پڑھیں۔ (ابو یعلیٰ)

(۵۰) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو طلوع الشمس کے بعد نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ اسے کبھی نہ چھوڑنا جب سورج ایک یا دو نیزہ کے برابر نکل آئے تو اشراق پڑھا کرو یہ اوابین (اللہ والوں) کی نماز ہے۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

(۵۱) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا وہ بڑا مالِ غنیمت لے کر بہت جلد واپس آ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم نے کوئی فوج کا ایسا دستہ نہیں دیکھا کہ وہ جنگ سے جلد واپس آئے اور بہت زیادہ مال غنیمت لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو اس دستہ فوج کے عمل سے بہتر ہو۔ سب نے عرض کی کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا جو لوگ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں یہ لوگ مذکورہ بالا دستہ فوج سے بہتر و افضل ہیں۔ (حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

(۵۲) حضرت عمر بن الخطاب فرماتے اے بندگانِ خدا نماز اشراق پڑھا کرو۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

(۵۳) معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر دو رکعت پڑھے لیکن اس دوران خیر و بھلائی کی بات کرے یعنی ذکر الٰہی یا درود شریف یا کوئی اور نیک کام تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابو داؤد والبیہقی فی السنن)

(۵۴) نعیم بن حمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میرے لئے اوّل دن میں دو رکعت کی کمی نہ کر میں تیری آخر دن میں کفایت کروں گا۔ (ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان)

(۵۵) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میرے لئے اوّل نہار میں دو رکعت کی کمی نہ کر میں تیری آخری دن میں کفایت کروں گا۔ (طبرانی بسند رجالہ ثقات)

(۵۶) حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو گھر سے باوضوء

ہوکر فرض نماز کے لئے نکلا تو اس کا اجر حاجی جیسا ہے اور جو نماز اشراق کے لئے گھر سے مسجد کی طرف چلتا ہے اور وہ صرف اسی نماز کے لئے ہی نکلتا ہے تو اس کا اجر عمرہ والے جیسا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا کہ اس میں لغو و کذب کا ارتکاب نہ ہو تو اس کا اعمال نامہ علیون (بلند قدر لوگ) میں لکھا جائے گا۔ (بیہقی)

فائدہ: انسان چونکہ طبعی طور غافل اور ڈھیلا یعنی سست ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانے کے دہانے اتنا کھلے چھوڑے ہوئے ہیں کہ ایک ایک سیکنڈ میں اربوں کھربوں انسان نیکیاں کمائے مثلاً دیکھیے حج اور عمرہ کے لئے کتنا زر کثیر خرچ کی جاتی ہے اور سفر کی کوفت سوا۔ اس کے علاوہ دیگر بے شمار تکالیف و مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہاں گھر ہی میں روزانہ پانچ وقت حج اور عمرہ کا ثواب مفت مل جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمیں پہلے نماز پڑھنے کا شوق نہیں اور پڑھتے ہیں مسجد میں جانے کے بجائے گھر پر پڑھ لیتے ہیں اور اشراق تو ز ہے نصیب۔

فائدہ: جس نے گھر پر وضو کیا اور مسجد میں نماز جماعت کے لئے آیا اور پھر اس نے دو رکعت اشراق پڑھی تو اس کو عمرہ والے کا ثواب ملے گا۔ یہ سعید بن منصور کی روایت کا اضافہ ہے لیکن مذکورہ بالا حدیث کے عین مطابق ہے۔

لطیفہ

کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کتنے حج پڑھے اور کتنے عمرے کئے۔ میں نے کہا فقیر روزانہ گھر پر پانچ حج ادا کرتا ہے اور ایک عمرہ۔ سائل تعجب کرنے لگا۔ میں نے اسے یہی حدیث شریف سنائی تو حیران ہوگیا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ پانچ وقت گھر سے وضو کرکے مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے لگا اور اشراق کی بھی پابندی کرلی۔

(۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ آیت **وابراھیم الذی وفی** میں وفیٰ سے کیا مراد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم، اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وفیٰ سے مراد ان کے اوّل دن کے اعمال میں سے چار رکعات یعنی اشراق۔ (بیہقی)

(۵۸) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میرے لئے دن کے پہلے حصے میں چار رکعت پڑھا کر میں تیرے دن کے آخر حصہ کی کفایت کروں گا۔ (طبرانی)

(۵۹) حضرت ابوامامہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی پھر طلوع الشمس تک اسی جگہ پر بیٹھا ذکر کرتا رہا پھر اٹھ کر دو رکعت

نفل پڑھی تو اس کی یہ دو نفل حج و عمرہ کے ثواب کے برابر بن جائے گی۔ (طبرانی بسند جید)

(۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج اپنے مطلع سے طلوع کرے اور اتنا اوپر ہو جائے جیسے غروب سے پہلے عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور کوئی اس وقت (اشراق کے وقت) دو یا چار رکعات پڑھے تو اس کو اسی دن کے سارے دن کا اجر و ثواب نصیب ہوگا اور اس کے خطائیں گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگر وہ اسی دن مرگیا تو سیدھا جنت میں چلا جائے گا (طبرانی بسند جید)

(۶۱) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے حبیب کریم ﷺ نے وصیت فرمائی کہ تین چیزوں کو کبھی نہ چھوڑنا جب زندہ رہو (۱) ہر ماہ کے تین روزے (۲) نماز اشراق (۳) وتر سے پہلے نیند نہ کروں (مسلم)

(۶۲) حضرت ابوالدرداء حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم دن کے پہلے حصے میں تو میرے لئے چار رکعت پڑھ لیا کر میں دن کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔

(۶۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم کیا اس سے عاجز ہے کہ تو دن کے اول حصہ میں چار رکعات پڑھ لیا کر میں دن کے آخری حصہ میں تیری کفایت کرونگا۔ (احمد و البیہقی بسند جید)

(۶۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز اشراق کی محافظت اواب (ولی اللہ) ہی کرتا ہے۔ (بیہقی)

(۶۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اشراق کی دو رکعت پڑھی وہ غافل لوگوں میں نہ لکھا جائے گا اور جو اشراق کی چار رکعات پڑھتا ہے وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چھ رکعات پڑھیں وہ قانتین (فرماں بردار لوگوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (طبرانی بسند حسن)

(۶۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی آدم کے روزانہ ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے پھر اس کا کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور راستہ سے اذیت و تکلیف دینے والی شے ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے اہل کا خرچہ صدقہ ہے اور ان سب کے لئے

نماز اشراق کی دو رکعت ہی کافی ہیں۔ (مسلم)

(٦٧) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اشراق کی دو رکعت پڑھو گے تو تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے اگر چار رکعت پڑھو گے تو تم محسنین (نیک لوگ) سے لکھے جاؤ گے اگر تم چھ رکعت پڑھو گے تو تم قانتین (فرمانبردار لوگ) میں لکھے جاؤ گے اگر تم آٹھ رکعت پڑھو گے تو تم فائزین (کامیاب لوگ) میں لکھے جاؤ گے اگر تم دس رکعت پڑھو گے تو تمہارے حق میں لکھا جائے گا کہ اس نے آج کوئی گناہ نہیں کیا اگر تم بارہ رکعت پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ جنت میں تمہارا گھر بنائے گا۔ (بزار، بیہقی، اصبہانی، حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

(٦٨) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی پاک ﷺ نے وصیت فرمائی کہ میں نماز اشراق سفر میں بھی پڑھا کروں۔ (ابن عدی)

(٦٩) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز اشراق چار رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

(٧٠) حضرت ابومرہ طائفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو دن کے پہلے حصہ میں چار رکعت نفل پڑھ لیا کر میں دن کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔ (احمد بسند رجالہ رجال الصحیح)

(٧١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل (نبی پاک ﷺ) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی (١) ہر ماہ تین روزے رکھنا (٢) دو رکعت نماز اشراق پڑھنا (٣) نیند سے پہلے وتر ادا کرنا (رواہ الشیخان)

(٧٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز اشراق پر محافظت فرمائی اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ)

(٧٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اشراق پر اواب (ولی اللہ) ہی محافظت کرتا ہے اور اوابین (اولیاء اللہ) کی نماز ہے۔ (بخاری فی التاریخ حاکم فی المستدرک اور اُسے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے)

(٧٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الضحیٰ ہے قیامت کے دن منادی نداء کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو نماز اشراق پر مداومت کرتے تھے یہ باب انہی کا ہے اس میں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہو جائیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

(٧٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا تو ہم نے کوئی دستہ فوج کا ایسا نہیں دیکھا کہ جنگ سے اتنا زیادہ جلد واپس آیا ہو اور غنیمت بھی بہت زیادہ حاصل کی ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس جیسا دستہ فوج جو جنگ سے جلد واپس ہوا اور غنیمت بھی بہت زیادہ حاصل کی ہو ہم نے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اس سے بڑھ کر اور عمل نہ بتاؤں جو اس دستہ کے جلد واپس ہونے اور بہت زیادہ مال غنیمت لانے سے بہتر ہے۔ عرض کی گئی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اچھا وضوء کر کے مسجد میں آنے کا ارادہ کیا اور صبح کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد اپنے وقت پر نفل اشراق پڑھے تو وہ گویا جنگ سے جلد واپس آیا اور بہت زیادہ مال غنیمت لایا۔ (ابو یعلیٰ بسند رجالہ رجال الصحیح)

(٧٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل (نبی پاک ﷺ) نے وصیت فرمائی کہ میں اشراق کے نوافل پڑھا کروں اور فرمایا یہ اوابین (اولیاء کرام) کی نماز ہے۔ (ابن ابی شیبہ) (٧٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دو رکعت نماز اشراق کو لازم پکڑو وہ بنو کتر کے قبیلہ کی دو سیاہ اونٹنیوں کے بچوں سے بہتر ہیں۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

(٧٨) محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اشراق پڑھی اور اس میں گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(٧٩) کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے دن کے پہلے تین ساعات میں دو رکعت اشراق پڑھی پہلی رکعت میں فاتحہ اور قل یاایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور معوذتین پڑھی اور اس کے رکوع وسجود مکمل طور ادا کئے اللہ تعالیٰ اس کے ہر بال کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھے گا۔ (سعید بن منصور)

(٨٠) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا دور اوّل میں چند نمازیں مشہور تھیں صلوٰۃ الاوابین، صلوٰۃ المنیبین، صلوٰۃ التوابین، صلوٰۃ الاوابین تو دو رکعت قبل الظہر ہیں اور صلوٰۃ المنیبین نماز اشراق ہے اور صلوٰۃ التوابین مغرب سے پہلے دو رکعت ہیں۔

ازالۂ وہم

مذکورہ بالا روایات میں نماز اشراق کی کوئی مخصوص تعداد نہیں لیکن فقہاء کرام نے فرمایا کہ اس کی اکثر بارہ رکعات ہیں ان کے ہاں اس [illegible] جیسا کہ ابن حجر وغیرہ رحمہم اللہ نے تنبیہ فرمائی ہے۔ اور اسحاق بن راہویہ نے فرمایا [illegible] رکعات تو متعین ہیں لیکن نوافل کے لئے کوئی تخصیص نہیں مثلاً حضور ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ یہ نوافل آپ ﷺ نے کبھی دو رکعت پڑھے کبھی [illegible]

چھ اور کبھی آٹھ یہ صرف امت کی سہولت کے لئے تھا کہ ان میں جو بھی پڑھے تو ماجور ہوگا۔

(۸۱) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ صحابہ کرام جو نوافل بکثرت پڑھنے کے عادی تھے ان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ نماز اشراق طویل کر کے پڑھتے۔ اشراق پڑھ کر گھر کو لوٹتے پھر نماز ظہر کے لئے تشریف لاتے۔ (سعید بن منصور)

(۸۲) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ صحابہ میں بکثرت نوافل پڑھنے والے بہت زیادہ عبادت گذار تھے آپ عموماً نماز اشراق ضرور پڑھتے تھے۔

(۸۳) قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر کا دروازہ بند کر کے اشراق کی نماز کافی طویل کر کے پڑھیں۔ (سعید بن منصور وابن ابی شیبہ)

(۸۴) حضرت رباب نے فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی نماز اشراق بہت زیادہ طویل کر کے پڑھتے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۸۵) کسی نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے عرض کی اے ابو سعید (کنیت حسن بصری) کیا اصحاب رسول ﷺ بھی اشراق پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ ان میں بعض دو رکعت پڑھتے بعض چار بعض تو دوپہر سے پہلے تک پڑھتے ہی رہتے۔ (سعید بن منصور)

(۸۶) حضرت اسود (تابعی) سے کسی نے پوچھا کہ میں نماز اشراق کی کتنی رکعات پڑھوں۔ آپ نے فرمایا جتنی چاہو۔ یہ وہی ہے کہ ہم اشراق کی جتنی چاہیں نوافل پڑھیں۔ ضروری نہیں کہ انہیں بارہ رکعات پر منحصر کیا جائے (سعید بن منصور)

(۸۷) حضرت عبداللہ بن غالب اشراق کی سو رکعات پڑھا کرتے۔

فائدہ: حافظ ابو الفضل عراقی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ ہم نے صحابہ و تابعین میں کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اشراق کو بارہ رکعات پر منحصر کیا ہو۔ اور نہ ہی ہمارے اصحاب میں کسی نے بارہ کا انحصار نہیں کیا۔ ہاں یہ حضرت رویانی نے بتائی اور امام رافعی نے ان کے تابع ہو کر بارہ رکعات کا حکم لگایا ہے۔

فائدہ: مالکیہ میں سے امام باجی رحمہ اللہ شرح المؤطا میں لکھا کہ نماز اشراق کی رکعات کی کوئی حصر نہیں کہ نہ اس سے بڑھایا جا سکے اور نہ گھٹایا جا سکے۔ بس یہ ان نوافل میں سے ہیں کہ جتنا ممکن ہو انسان کو ادا کرنا چاہئے۔

حکایت

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اشراق کی آٹھ رکعات بیٹھ کر پڑھتیں۔ انہیں عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو چار رکعات کھڑے ہو کر پڑھتی ہیں۔ فرمایا کہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) جوان خاتون اور میں بڑھیا ہوں اسی لئے ان میں اور میرے میں فرق ہے۔

فائدہ: اسی واقعہ سے مسئلہ اخذ کیا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے میں بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے کے دوگنا ثواب ہے کیونکہ قائم کے نماز کا بیٹھنے والے کی نماز سے درجہ بلند ہے۔ جو شخص کمی بیشی میں دیکھنا چاہتا ہے تو آٹھ رکعات والی نماز کو سولہ رکعات بیٹھ کر پڑھے اور بارہ رکعات والی نماز کو بیٹھ کر چوبیس رکعت پڑھے۔ (ابن ابی شیبہ)

حکایت

سعید بن مرجانہ نے فرمایا کہ میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا آپ اشراق کے نوافل پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی رکعات گنتا رہا آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں لیکن ان میں کسی دوگانہ پر نہیں بیٹھے تھے ایک سلام سے آٹھ رکعت پڑھی۔ آخری رکعت میں تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

خاتمۃ الرسالۃ

فقیر نے اس رسالہ کا آغاز ۳ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ بروز اتوار ائیر پورٹ بہاول پور میں شروع کیا اور جہاز میں بھی لکھتا رہا۔ بقایا برمکان حاجی بشیر احمد اویسی ۴ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ بروز سوموار مختلف وقفوں سے ختم کیا۔

فللّٰہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم ﷺ

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور (۴ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ وارد کراچی باب المدینہ)

نوٹ: لہٰذا رسالہ کے اختتام کے بعد خیال گذرا کہ اشراق سے متعلقات کا ذکر بھی ہو جائے۔ اسی لئے مضمون کو آگے بڑھایا جاتا ہے بعنوان تتمہ۔

تتمہ

فضائل نوافل اشراق کے بعد ضروری مسائل و امور عرض کر دوں تا کہ اشراق خواں کے دارین کا بھلا ہو۔

مسائل اشراق

مسئلہ: نماز اشراق پڑھنے والا شخص اپنی جائے نماز سے اٹھ کر دوسروں سے

مصافحہ کرسکتا ہے بلکہ اچھی گفتگو بھی کرسکتا ہے کہ جائے نماز پر بیٹھا رہنا شرط نہیں کہ عنقریب بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز اور ایک روایت میں آیا ہے **لایقول الاخیراً** نہ کہے مگر اچھی بات۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۴ جلد ا) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: نمازِ اشراق کے انتظار کے دوران نمازی مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں چہل قدمی کرسکتا ہے۔ حدیث شریف میں بیٹھے رہنے کا جو ذکر ہے وہ قید اتفاقی ہے اعتراضی نہیں۔ **قال الامام احمد الطحطاوی (قوله ثم قعد) افادا العلامة القاری فی شرح الحصن الحصین ان اتقود لیس بشرط وانما المدارعلی الاشتغال بذکر هذا الوقت (قوله ثم صلے رکعتین) ویقال لهما رکعتا الا شراق وهما غیر سنة الضحیٰ (قوله تامة) ای کل منهما ای غیر ناقص ثوابهمابار تکاب نحو محظو را حرام اوفساد والمراد الحج النفل والتاکید یفید ان له ذلك الا جرحقیقة ولیس من قبیل الترغیب** (حاشیۃ المراقی صفحہ ۱۲۱)

وقال علی القاری (قوله ثم قعد یذکر اللّٰه) ای استمر فی مکانه ومسجده الذی صلے فیه فلاینا فیه القیام لطوان اولطلب علم اومجلس وعظ فی المسجد بل وکذالور جع الی بیته واستمر علیٰ الذکر (قوله ثم صلےٰ رکعتین) قال الطیبی ای ثم صلّٰے بعدأن ترتفع الشمس قدر رمح حتی یخرج وقت الکراهة وهذا الصلوٰة تسمّی صلوٰة الاشراق وهی اول صلوٰة (قوله تامة)صفة لحجة وعمرة کررها ثلاثاً للتاکید (مرقاۃ شرح المشکوٰۃ صفحہ ۳۶۵ جلد ۲)

وقال الشیخ المحقق الدهلوی ظاهر حدیث درآن است که این ثواب مترتب برنشستن درجائے نماز است واگربر خیز دودرخلوت دوددو مشغول گرد داین ثواب برآن مترتب دودرحدیث دیگر نیز آمده است که هر که بعداز نماز درجائے خود نشسة بماند وذکر کند دعا می کُنند اورا فرشتگان بر حمت ومغفرت ودروصایائے مشائخ مذکور است که اگر ترسِ تفرقه وپریشانی باشد یا ریاء راه یا بد درخلوتِ خود برو ودو مشغول گردددوبعض نی گوید که ثوابِ ذکر ومشغولی بحال خوداست هرجاکه نبشینداَمّا جزائے صبر وحمل نفس برآن دیگر است وگفتة اند که استقبال قبله دریں وقت از دست ندهد واگر

خواب آید هم پسِ پا برو دودفع کند (ترجمہ کی ضرورت نہیں) (اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۵۵۳) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: نمازِ اشراق کا ارادہ رکھنے والا شخص جہاں نمازِ فجر با جماعت پڑھی ہے اُسے چھوڑ کر دوسری جگہ میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن مجید کرسکتا ہے:

قال الشیخ السیّد عبدالقادر الجیلانی رحمة اللّٰه علیه وامّا الورد الا وّل من النهار فیستحب الجلوس من بعد صلوٰة الفجر الی طلوع الشمس یذکر اللّٰه فیه امّا بتلا وة القراٰن اوتسبیح اوتفکر اوتذکر اوتعلیم اوجلوس الی عالم وکذلك بعد صلوٰة العصر الیٰ غروب الشمس ۔لانهما وقتان نهی عن التنفل باالصلوٰة فیهما (غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۹۳) واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ کا خلاصہ ہم نے اوپر عرض کردیا ہے۔

مسئلہ: نمازِ فجر پڑھ کر گھر جا کر نمازِ اشراق پڑھے تو بھی حج وعمرہ کا ثواب پائے گا۔ کیونکہ ابھی علمائے حق کی عبارات گزریں کہ مسجد میں جائے نماز پر بیٹھا رہنا شرط نہیں۔ بلکہ نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک جملہ وقت میں ذکرِ الٰہی کا جاری رہنا شرط ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: نمازِ اشراق کے انتظار کے دورانِ صحن مسجد میں بیٹھ کر ہوا خوری کرنا جائز ہے ہاں ذکرِ الٰہی جاری رکھے یا کم از کم اعتکاف کی نیت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: پیروں میں درد کی وجہ سے پیروں کو پھیلانے سے آرام ملتا ہے۔ ایسا شخص مصلّے کو چھوڑ کر دوسری جگہ انتظار کرے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جب کہ نمازِ اشراق تک مسلسل ذکرِ الٰہی کرتا رہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

مسئلہ: فجر کے بعد ذکرِ الٰہی میں مشغول تھا کہ وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے، تازہ وضو کرکے واپس آجائے اور نمازِ اشراق پڑھے۔ اس صورت میں بھی اُسے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا بشرطیکہ وضو کے دوران ذکرِ الٰہی کرتا رہے اور کوئی دنیوی بات نہ کرے اور وضو نہ ٹوٹنے کی صورت میں تازہ وضو نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: نمازِ اشراق کی تعداد کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ شیخ عبدالحق لکھتے ہیں:

پستر بگزارد دو رکعت اقل این است وتا دروازہ رکعت نیز آمدہ است۔ پھر دو رکعتیں

پڑھے اور یہ کم تعداد ہے اور بارہ رکعت تک کا حدیثوں میں ذکر آیا ہے۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۲۳ جلد ۱) واللہ تعالیٰ اعلم

﴿نماز اشراق پڑھنے کا طریقہ﴾

فقہاء کرام رحمہم اللہ نماز اشراق کا طریقہ بدیں الفاظ لکھتے ہیں:
''اشراق کی دو رکعتیں بھی ہیں اور چار بھی، پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیۃ الکرسی تین بار سورۂ اخلاص سات بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ والشمس اور تیسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ والسماء والطارق اور چوتھی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھنا افضل ہے اور اس کے ثواب کی انتہاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

انتباہ: بعض لوگ اشراق کے وقت میں غلطی کر کے اسے وقت سے پہلے پڑھ لیتے ہیں۔ تو یاد رہے کہ عند الطلوع مکروہ وقت کے بارے میں امام صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ''طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اُس وقت تک ہے کہ اُس پر نگاہ ٹھہر جائے۔

﴿نوافل قضائے حاجات﴾

فقیر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے فیض سے عرض کرتا ہے۔

ترکیب نمبر 1﴾

وضوئے تازہ اچھی طرح کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سلام عرض کرے: **اللهم انی اسئالك واتوجه اليك بنبينا محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نبى الرحمة يارسول الله انى اتوجه بك الى ربى فيقضى حاجتى۔** اور اپنی حاجت ذکر کرے۔ یہ دعا صحیح حدیث میں تعلیم فرمائی۔ مروی ہے کہ ایک نابینا خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر اپنی نابینائی کا شاکی ہوا۔ حضور ﷺ نے یہ نماز و دعا ارشاد فرمائی۔ انہوں نے مسجد میں جا کر پڑھی۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ دونوں آنکھیں کھل گئیں، گویا کبھی اندھے نہ تھے۔ اس دعا کے اوّل و آخر حمد الٰہی و درود رسالت پناہی صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ اور آمین پر ختم۔ اور شروع میں اللہ تعالیٰ کو اسمائے طیبہ سے ندا کرے۔ (احسن الوعاء) بہتر ہے کہ ذکر

اسمائے حسنیٰ میں جو دعا مذکور ہے اوّل آخر پڑھیں۔

ترکیب نمبر 2﴾

نمیری و ابن بشکوال وہیب بن ورد سے روایت کرتے ہیں۔ جو بندہ بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی و سورۂ اخلاص پڑھے پھر سجدے میں یہ کلمات کہے: **سبحان الذى ليس العز وقال به ط سبحان الذى تعطف بالمجدوتكرم به سبحان الذى احصى كل شيى بعلمه ط سبحان الذى لاينبغى التسبيح الا له ط سبحان ذى المن والفضل ط سبحان ذى العزوالكرم ط سبحان ذى الطول والنعم اسئلك بمعا قد العزمن عرشك ومنتهى الرحمة من كتابك وباسمك العظيم الاعظم وجدك الاعلى وكلماتك التامات كلها لايجاوز هن برو لا فاجر ان تصلى على محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلما ط**
پھر خدا تعالیٰ سے وہ سوال کرے جس میں گناہ نہیں، مثلاً کہے۔ **ان تقضى حاجتى هذه۔** اور اس حاجت کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ روا فرمائے۔ وہب کہتے ہیں ہمیں پہنچا ہے کہ یہ ترکیب اپنے بیوقوفوں اور نااہلوں کو نہ سکھاؤ کہ گناہوں پر دلیری نہ کریں۔

ترکیب نمبر 3﴾

عبدالرزاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا سے کچھ حاجت رکھتا ہو تنہا مکان میں باوضو کامل چار رکعت پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد دس بار دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس، چوتھی میں چالیس بار پڑھے پھر پچاس بار قل ھو اللہ احد اور ستر مرتبہ لاحول پڑھے اگر اس پر قرض ہو ادا ہو جائے اور جو وطن سے دور ہو خدائے تعالیٰ اسے گھر پہنچائے اور جو آسمان کے برابر گناہ رکھتا ہو اور استغفار کرے خدا اس کے گناہ بخشے اور جو اولاد نہ رکھتا ہو خدا اسے اولاد دے اور جو دعا کرے خدا اس کی دعا قبول فرمائے اور جو خدا سے دعا نہیں کرتا خدا اس سے ناراض ہوتا ہے۔ عبداللہ فرماتے ہیں، اپنے احمقوں کو یہ دعا نہ سکھاؤ کہ اس سے نافرمانی پر استعانت کریں گے۔

ترکیب نمبر 4﴾

امام احمد اپنی مسند میں ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں نے حضور سید عالم ﷺ کو فرماتے سنا: جو وضو کامل طور پر کرے یعنی مراعات و سنن و آداب، پھر دو رکعتیں پورے طور پر پڑھے یعنی باستجماع سنن و مستحبات و حضور قلب پھر جو کچھ اللہ

تعالیٰ سے مانگے۔ عاجل یا آجل اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے۔ امام حافظ ابن حجر عسقلانی پھر امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔

ترکیب نمبر 5

ترمذی ونسائی وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ان کی والدہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن صبح کو خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمادیں کہ میں نماز میں پڑھا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ۔ پھر جو چاہے مانگ۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ نعم نعم، اچھا اچھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن خزیمہ وابن حبان الزاماً فرماتے ہیں صحیح ہے۔ حاکم نے کہا بہ شرط احادیث صحیح مسلم صحیح ہے۔ والحمد للّٰہ رب العلمین۔

فائدہ: اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل بوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے۔ قعدے میں بعد درود شریف **اللہ اکبر سبحان اللہ ط الحمد للّٰہ ط** دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود اپنے لفظوں سے کرے جو مخلِ نماز نہ ہوں مثلاً **اسئلك ان تقضی لی حاجاتی کلها فی الدنیا والاخرة ماکان منها الیٰ خیر ولك رضا یا ارحم الراحمین۔ اٰمین**

ترکیب نمبر 6

ترمذی وابنِ ماجہ وحاکم حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کی طرف چاہت ہو، چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف ثنا کرکے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر کہے: **لااله الا اللّٰه الحلیم الکریم ط سبحٰن اللّٰه رب العرش العظیم ط الحمد للّٰه رب العلمین ○ اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ط لاتدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هی لك رضی الا قضیتها یاارحم الراحمین ○**

ترکیب نمبر 7

اصبہانی انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم ﷺ نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا۔ اے علی کیا میں تمہیں وہ دُعا نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو، اسے عمل میں لاؤ تو باذنِ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول اور غم دور ہو، وضو کے

بعد دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی ﷺ پر درود خوانی اور اپنے سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو پھر کہو: **اللهم انت تحکم بین عبادك فیما کانوافیه یختلفون۔ لااله الا اللّٰه العلی العظیم لا اله الا اللّٰه الحلیم الکریم ط سبحان اللّٰه رب السمٰوٰت السبع و رب العرش العظیم ط الحمد للّٰه رب العلمین رب العرش العظیم ط اللهم کاشف الغم مفرج الهم مجیب دعوة المضطرین ادعوك رحمٰن الدنیا والاخرة ورحیمهما فارحمنی فی حاجتی هذه لقضائها ونجاحها رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواك ط**

ترکیب نمبر 8

حاکم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رات یا دن میں بارہ رکعتیں پڑھے ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء اور نبی ﷺ پر درود بجالاؤ پھر سجدے میں فاتحہ سات بار آیت الکرسی سات بار **لا اله الا اللّٰه وحده لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علیٰ کل شیی قدیر ○** دس بار پڑھے۔ پھر کہے **اللهم انی اسئلك منتهی الرحمة من کتابك واسمك الاعظم وجدك الاعلی وکلماتك القیمة ط** پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اُٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر اور اسے بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ سے دعا مانگیں گے تو قبول ہوگی، احمد بن حرب وابراہیم بن علی وابوزکریا وحاکم نے کہا ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا۔ فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہٗ فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امتداد شدید واشتداد مدید ہوا، حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازۂ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا۔ وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دِگر سننے میں آئے۔ وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا چند روز میں قوت بھی آگئی وللہ الحمد۔ اس کی کامل ترکیب پنج سورہ رضویہ میں مرقوم ہے۔

ترکیب نمبر 9

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی بطریق ابان بن ابی عباس انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت دنیا وآخرت کی ہو، وہ پہلے کچھ صدقہ دے پھر بدھ، جمعرات وجمعہ کا روزہ، پھر جمعہ کو مسجد جامع میں جاکر بارہ رکعتیں پڑھے۔ دس رکعتوں میں الحمد ایک بار آیت الکرسی دس بار اور آخر کی

دو میں الحمد ایک بار، قل ھو اللہ پچاس بار، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے۔

﴿صلوٰۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ﴾

امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہٗ العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بسندِ صحیح حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں **من استغاث بی فی کربة کشفت عنه**، جو کسی سختی میں میری دُہائی دے وہ سختی دور ہو جائے، **ومن نادانی باسمی فی شدہ فرجت عنه** اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل حل ہو جائے، **ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجة قضیت له** اور جو کسی حاجت میں اللہ عزوجل کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت روا ہو جائے اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی ﷺ پر درود بھیجے **ویذکر نی ثم یخطوالیٰ جهة العراق احدیٰ عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجة فانها تقضی باذن اللہ تعالیٰ**۔ اور مجھے یاد کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لیتا جائے پھر اپنی حاجت ذکر کرے تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ تعالیٰ پوری ہو۔ یہ مبارک نماز اس سلطان بندہ نواز اکابر ائمہ ذین مثل امام جہضم و امام یافعی و مولانا علی قاری و مولانا شیخ محقق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے نقل و روایت فرمائی۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کی تحقیق و اثبات و ردِ شکوک و شبہات میں مسمّٰی بنام تاریخی **انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار ملقب به الحجج البهیة لمحب الصلوٰۃ الغوثیه** اور دوسرا رسالہ (سن ۱۳۰۵ھ) عربی مختصر اس کی ترکیب و کیفیت و طریقہ حضرات مشائخ قدست اسرارہم میں مسمّٰی بنام تاریخی **ازهار الانوار من صبا صلوٰۃ الاسرار** لکھا۔

﴿ترکیب صلوٰۃ الاسرار شریف﴾

جسے دینی یا دنیوی حاجت ہو وہ بعد سنن مغرب صلوٰۃ الاسرار کی نیت سے قربِ الٰہی کے لئے اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر تازہ وضو کر لیں تو بہتر ہے نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دے دیں تو جلد مطلب حل ہو اور ردِّ بلا کا سبب ہو۔ نماز میں بعد فاتحہ جو قرآن یاد ہو وہ پڑھیں اگر قل ھو اللہ شریف گیارہ بار پڑھے تو بہتر ہے۔ حسبِ دستور نماز پوری کرے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ ایک بار آیت الکرسی ۷ بار بعدہٗ درود شریف **اللهم صلی علی**

سیدنا ومولنا محمد معدن الجود والکرم واله وابنه الکریم وامته الکریمة یا اکرم الا کرمین وبارك وسلم پڑھے۔ پھر اپنے دل کو مدینہ کی طرف متوجہ کر کے گیارہ بار کہے **یارسول اللہ یانبی اللہ اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات**، پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے (معتدل) خضوع و ادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رو آرام فرما ہیں اور چاہیئے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ رہے ہیں اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے:

یاغوث الثقلین یا کریم الطرفین اغثنی وامدد نی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات، پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے عرض کرے **یا ارحم الراحمین** ۳ بار **یا بدیع السمٰوٰت والا رض یا ذالجلال والاکرام۔ بجاہ سید المرسلین وبجاہ ابنه هذا السید الکریم غوثنا الاعظم رضی اللہ عنه** اب مطلب کہے پھر تین بار **اٰمین** کہے پھر درود شریف ۳ بار پڑھے۔ بہتر یہ ہے **الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبین والحمد للہ رب العلمین** پر ختم کرے اور بکوشش روئے اور رونا نہ آتا ہو تو رونے جیسا منہ بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرما دے گا۔

آخری گزارش

نوافل کی بے شمار قسمیں ہیں ان میں بعض تو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں بعض اولیاء کرام کے معمولات میں سے ہیں۔ ان سب کو فقیر نے اپنی تصنیف "فضائل النوافل" میں جمع کر دی ہیں۔ نوافل کا عاشق اس تصنیف کا مطالعہ کرے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ بروز جمعرات

بہاول پور، پاکستان

☆☆☆☆☆